حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جاپان میں منعقدہ استقبالیہ کی تقریب سے خطاب

تمام معززمہمانان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے اس موقع پر میں تمام مہمانوں کا آج کی شام اس استقبالیہ کی دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔جاپان میں احمدیہ مسلم جماعت کے ممبرز کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور ہمارے ان ممبرز میں سے جو یہاں مقیم ہیں اکثریت کا تعلق پاکستان سے ہے یا پھر ان کا تعلق غیر جاپانی اقوام سے ہے۔لیکن اس کے باوجود آپ اس تقریب میں شامل ہوئے اور یقیناً یہ آپ کی کشادہ دلی اور نرم دلی اور محبت کا ثبوت ہے۔آپ کا یہ عمل اس لحاظ سے بھی قابلِ تعریف ٹھہرتا ہے کہ آپ ایسے وقت میں جب اسلام کے متعلق ساری دنیا میں خوف اور عدم اعتمادی کی فضا پھیلی ہوئی ہے ایک ایسی تقریب میں شامل ہوئے ہیں جس کی میزبانی ایک مسلمان فرقہ کر رہا ہے۔پس یہ ساری باتیں ذہن میں رکھتے ہوئے نہایت ضروری ہے کہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کروں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس معاشرے میں شکریہ کہنا یا خوش اخلاقی کے طور پر دوسرے کی قدر شناسی کرنا ایک معمول کی بات ہے۔تاہم ایسے لوگ جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں وہ صرف رسمی طور پر شکریہ نہیں ادا کرتے بلکہ وہ اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ جو شخص دوسرے کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے۔پس ایک سچے مسلمان کیلئے شکریہ کا اظہار کرنا اس کے ایمان کا لازمی جزو ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کی سچی تعلیمات اس قدر کامل اور خوبصورت ہیں کہ وہ ہر سطح پر مومنین کی پیار، محبت اور اخوت پر مبنی روشن راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔تاہم افسوس ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ ایسا ہے جو ان تعلیمات کو بھول چکا ہے اور غلط کاموں میں پڑ گیا ہے۔نام نہاد مذہبی علماء ان کے رہنما ہیں جو خالصتاً ذاتی اغراض اور ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کیلئے ان کو گمراہ کر رہے ہیں۔ایسے نام نہاد علماء کی طرف سے دی گئی تعلیم کا اسلام کی حقیقی اور شاندار تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن اس کے باوجود ان حرکتوں کے لئے وہ اسلام کو جواز بناتے ہیں۔جبکہ 'اسلام' کا مطلب ہی امن اور بھائی چارہ ہے۔عربی لفظ جس سے 'اسلام' نکلا ہے اس کا مطلب امن، سلامتی، پیار اور ہمدردی پھیلانا ہے۔اور یہی تعلیمات اسلام کی حقیقی تعلیمات ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ خوبیاں صرف خود اپنانے کا حکم نہیں دیا بلکہ اس امن، پیار اور محبت کو ساری دنیا میں پھیلانے کا حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے پیار اور محبت کی ان تعلیمات پر اس قدر زور دیا ہے کہ اس کا حکم ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے سخت ترین دشمن کے خلاف بھی بے انصافی کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قسم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔'' (سورۃ المائدہ 9:)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر عدل و انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک اور آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر انصاف کے قیام کیلئے گواہی دیں خواہ انہیں اپنے نفسوں، اپنے والدین یا اپنے پیاروں کے خلاف ہی گواہی دینی پڑے۔پس انصاف کے یہ اعلیٰ معیار ہیں جن کی قرآن کریم نے تعلیم دی ہے اور جو ہر قسم کے ظلم کے خاتمہ کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔اور یہی اسلام چاہتا ہے۔پورے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پیار، محبت اور ہم آہنگی کا درس دیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ بعض نام نہاد مسلمان خوفناک اور ظالمانہ جرائم میں ملوث ہیں۔خودکش دھماکوں اور دہشت گردی کے حملوں کے ذریعہ بلاتمیز معصوم عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے ہیں۔انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ ایسے گھناؤنے کام کر رہے ہیں۔یقیناً یہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔درحقیقت قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ ایک معصوم جان کو مارنا پوری انسانیت کو ماردینے کے مترادف ہے۔پس جیسے بھی حالات ہوں ایک مسلمان کو اس قسم کے مظالم ڈھانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک جرم جس کو اسلام نے قتل سے بھی زیادہ سنگین قرار دیا ہے وہ فتنہ و فساد پیدا کرنا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ فساد پھیلانے والے جس قدر نقصان پہنچاتے ہیں اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔فتنہ فساد بآسانی شدت پکڑ لیتا ہے جو سوسائٹی کے کسی بھی طبقہ کو نشانہ بنا کر بڑی بڑی لڑائیوں کا باعث بنتا ہے خواہ وہ ایک خاندان ہو، کوئی شہر یا قصبہ ہو یا پھر اس سے بھی بڑھ کر اس کا تعلق مختلف قوموں کے باہمی تعلقات سے ہو۔اور ایسی لڑائیوں کا نتیجہ فریقین میں گشت وخون اور ظلم وستم کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو فساد برپا کرتے ہیں وہ ایسے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی سنگینی ایک ناحق قتل سے بھی زیادہ ہے۔لہٰذا اسلام کی یہی خوبصورت تعلیمات ہیں جن پر جماعت احمدیہ کاربند ہے اور ساری دنیا میں ان تعلیمات کو پھیلاتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو یہ گمان نہ ہو کہ ہماری تعلیمات اسلام کی کوئی نئی شکل ہیں یا اسلام کی تعلیم سے کوئی مختلف تعلیم ہے۔بلکہ درحقیقت یہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعلیمات ہیں۔آخری زمانہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب مسلمان اندھیرے میں ڈوب جائیں گے اور قرآن کریم کی تعلیمات سے منحرف ہوجائیں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے زمانہ میں ایک ایسا شخص آئے گا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوگا اور جو حقیقی اسلام سکھائے گا اور دنیا میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل اسوہ کو قائم کرے گا۔احمدیہ مسلم جماعت یقین رکھتی ہے کہ ہمارے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی شخص ہیں جس نے اس زمانہ کی روحانی اصلاح کیلئے مبعوث ہونا تھا اور دنیا کے کناروں تک اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پہنچانا جس کی ذمہ داری تھی۔پس انہی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ہم احمدی مسلمان مسجدیں بنا رہے ہیں، مشن ہاؤسز کا قیام کر رہے ہیں اور جب بھی اور جہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اپنے اس پیغام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ہماری مساجد امن کی علامت ہیں اور روشنی کی کرنیں ہیں جو اپنے گردونواح کو روشن رکھتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہماری مساجد میں حقوق اللہ کی ادائیگی کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے اور وہاں انسانیت اور حاجتمندوں کی خدمت کے لئے سکیمیں تیار کی جاتی ہیں۔پس ہماری مساجد بنی نوع انسان کو تکلیف پہنچانے کیلئے نہیں بنائی جاتیں بلکہ اس کے برعکس تمام لوگوں کی سلامتی کیلئے اور ان سے محبت کرنے کیلئے بنائی جاتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم اسلام کی ابتدائی تاریخ پرکھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے پہلے 13 برس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار کفارِ مکہ کے ہاتھوں بہیمانہ مظالم کا شکار رہے۔اس مستقل ظلم کی وجہ سے بالآخر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ان کے گھروں سے نکال دیئے جانے کے باوجود بھی امن سے رہنے نہ دیا گیا بلکہ اٹھارہ ماہ بعد ہی کفار مکہ اسلام کو جڑ سے ختم کرنے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو جان سے ماردینے کی کوشش میں جنگ کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ان حالات میں مکہ کی طاقتوں کو جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کی فوج تیار کرنے کا حکم فرمایا۔تاہم اس حکم میں بھی اسلام کی خوبصورتی کی ایک ایسی روشن مثال تھی جس کا کوئی ثانی نہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ جنگ کی اجازت اس لئے دی گئی ہے کہ وہ لوگ جو مسلمانوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں وہ صرف اسلام کے خلاف نہیں بلکہ تمام مذاہب کے خلاف ہیں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں نے ان کے حملہ کا جواب نہ دیا تو پھر نہ یہودیوں کی عبادتگاہ، نہ کلیسا، نہ مندر غرضیکہ کوئی بھی عبادتگاہ محفوظ نہ رہے گی۔پس اس دفاعی جنگ کی اجازت تمام مذاہب کے لوگوں کی حفاظت کا ایک ذریعہ تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ دنیا میں جب بھی اور جہاں بھی جماعت احمدیہ مسجد تعمیر کرتی ہے تو ہم اس یقین اور ایمان کے ساتھ ایسا کرتے ہیں کہ ہر مذہب کی عبادتگاہ کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔نیز ایک خدا کی پرستش کیلئے بنائی جانے والی ہماری مسجدوں کے دروازے تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے ہمیشہ کھلے ہیں۔یقیناً ہماری مساجد اور ہماری تعلیمات مکمل طور پر امن، پیار اور محبت سے بھری ہوئی ہیں۔ہم مشکل زدہ اور تکلیف میں مبتلا تمام لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ہم ان کی تکالیف دور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہی حقیقی اسلام ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دنیا میں لوگ ہر موقع پر ایک دوسرے پر انگلیاں اُٹھا رہے ہیں اور ایک دوسرے پر دنیا کے عدم استحکام اور اسکے امن کی تباہی کا الزام لگا رہے ہیں۔اور سیاسی سطح پر بھی بعض قومیں دوسری قوموں کو ایسا کرنے پر ملزم ٹھہرا رہی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انتہائی افسوس کی بات ہے کہ بعض مسلمان ممالک تصادم کی وجہ سے زبوں حالی کا شکار ہوگئے ہیں۔ان کے رہنما اور عوام ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔وہ سخت قتل و غارت میں پڑ گئے ہیں جبکہ وقت کی ضرورت ہے کہ امن کا قیام ہو اور ایک دوسرے پر غیر ضروری الزام تراشی اور تنقید کو روکا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض نام نہاد مسلمانوں کے ظلموں کو دیکھ کر یقیناً آپ میں

سے اکثر اسلام کے بارے میں تحفظات رکھتے ہوں گے یا اسلام سے خوفزدہ ہوں گے اور اسلام کو دہشت گردی کا مذہب سمجھتے ہوں گے۔لیکن اسلام کی سچائی اور حقیقت وہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے نہ کہ وہ جو بالعموم پیش کی جاتی ہے۔ اسلام سختی اور شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے اگر چہ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض نام نہاد مسلمانوں میں انتہائی ضرر رساں اور غلط عقائد نے جنم لے لیا ہے۔ جو وہ کہتے ہیں اور جو وہ کرتے ہیں بالکل غلط ہے۔اس کے بعد یہ کہنا کہ اسلام ظلم و بربریت کا مذہب ہے سراسر ناانصافی ہے۔پس جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام دہشت گردی اور انتہاپسندی کا مذہب ہے تو اس سے احمدیوں کو اور دیگر مسلمانوں کو جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں بے پناہ دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے۔لہٰذا اسلام کو برا اور ظالم مذہب کہہ کر لوگوں کو معصوم مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہئے جبکہ اس بات کا سچائی سے کوئی تعلق بھی نہیں۔

حضورانور **ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز نے فرمایا:** احمدیہ مسلم جماعت کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے میں لوگوں کو اور دنیا کی قوموں کو مستقل خبردار کرتا رہا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اس دور میں نفرت پھیلانے اور ایک دوسرے کے مابین کینوں کو ہوا دینے کی بجائے پیار اور محبت کا پیغام پھیلائیں۔آج وقت کی ضرورت ہے کہ ہم مفاہمت کی روح کے ساتھ آگے قدم بڑھائیں۔ اگر ہم امن کے حقیقی سفیر نہ بنے تو دنیا میں ایک ناگہانی آفت آسکتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دور میں بعض چھوٹے ممالک کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار موجود ہیں اور ممکن ہے کہ یہ ہتھیار انجام کار دہشت گردوں کے ہاتھ چڑھ جائیں جو ان ہتھیاروں کے تباہ کن اثرات سے بالکل بےخبر اور لاپرواہیں۔جیسا کہ میں نے کہا کہ میں دنیا کو سنگین خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔پس میں آپ سب سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ دنیا میں امن کے فروغ کیلئے ہرممکن کوشش کریں۔اپنی اپنی پارٹیوں کو بھی مطلع کریں کہ ظلم اور تشدّد کے راستہ پر چلنے کی بجائے اور ایک دوسرے کو نفرت کی نظر سے دیکھنے کی بجائے ہمیں پیار، محبت اور آشتی کی نظر سے ایک دوسرے کو دیکھنا چاہئے۔جہاں کہیں بھی ظلم نظر آئے ہمیں اس کے فوری خاتمہ کیلئے کوششیں کرنی چاہئیں۔ جاپانی قوم اور جاپانی لیڈرز ان لوگوں میں سے ہیں جو باقی قوموں کی نسبت دنیا میں امن کی ضرورت کو احسن رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔آپ لوگ ایٹم بم کے تباہ کن اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی خون ریزی کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔آپ لوگ جدید دور کی جنگ کاری کے خوفناک نتائج کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی اقوام اور دنیا کے رہنماؤں کو حکمت سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ معاشرے میں موجود ظلم و بربریت کے عناصر کو ان کی گھناؤنی حرکات سے باز رکھنے کیلئے اجتماعی کوشش کی جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ **العزیز نے فرمایا:** باجودیکہ ہر گورنمنٹ کا دعویٰ ہے کہ وہ ہر قسم کے ظلم کو ختم کرنا چاہتی ہے اور دنیا کو تباہی سے بچانا چاہتی ہے واضح طور پر ہماری آنکھوں کے سامنے دنیا میں دو اتحادی گروپ بن رہے ہیں۔ایک دوسرے کے مخالف یہ اتحادی گروپ ایک دوسرے کے خلاف دعوے کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور ان کے بیانات کی وجہ سے دن بدن ان کے مابین کھچاؤ میں مزید اضافہ ہوتا چلا رہا ہے۔ ان حرکات کا ممکنہ نتیجہ صرف یہی ہوگا کہ عداوتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور امن ایک دور کا خواب بن کر رہ جائے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو حکمت اور دانائی عطا فرمائے۔ میری دعا ہے کہ نفرت اور بغض پھیلانے کی بجائے تمام پارٹیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور ہر قسم کے شر کے خاتمہ کیلئے اجتماعی کوشش کریں تا کہ ہماری آنے والی نسلیں ناقابلِ بیان تباہی سے محفوظ رہیں جو کسی بھی ملک کی طرف سے ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کے نتیجہ میں لازماً آئے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ وقت نکال کر اس تقریب میں شامل ہوئے اور میری باتیں سنیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب پر اور اس عظیم جاپانی قوم پر فضل فرمائے۔آپ سب کا شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوا تمام مہمان کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ڈنر کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ افراد بھی حضور انور سے ملنے کے لئے اپنی باری کے انتظار میں قطار میں کھڑے تھے۔ ہر ایک نے درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔حضور انور نے ازراہِ شفقت ہر ایک سے گفتگو فرمائی۔ ہر ایک آج کی اس ملاقات کو اپنے لئے ایک سعادت سمجھتا تھا۔

اس موقعہ پر مہمانوں کی خدمت میں جو تعارفی لٹریچر پیش کیا گیا۔ان مہمانوں نے انتہائی عقیدت کے ساتھ اس لٹریچر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخط کروائے۔مہمان مرد و خواتین حضور انور کے پاس آتے اور درخواست کرتے کہ حضور انور اس پر اپنے دستخط کر دیں۔ چنانچہ حضورِ انور ازراہ شفقت اپنے دستخط فرماتے اور یہ سلسلہ پونے نو بجے تک جاری رہا۔

ہر آنے والا مہمان حضور انور کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوا اور ہر ایک حضور انور کی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے انتہائی متاثر ہوا۔

اس پروگرام کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔